💞معراج💞

قسط نمبر :1

لفظِ معراج کا لًغوی معنیٰ ہے

سیڑھی

یہ باب نصر ینصر،اور ضرب یضرب دونوں سے مستعمل ہے

اور

اصطلاح میں معراج سے مراد

تاریخ کا وہ واقعہ جو آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ ❤️وآلہ واصحابہ وسلم ✨ کے معجزے کی صورت میں ظاہر ہوا

💞معراج💞

قسط نمبر :2

واقعۂ معراج کی کچھ تفصیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 💞 کا ایک رات میں ہی مکہ شریف سے مسجدِ حرام سے ہوتے ہوئے مسجد اقصیٰ کی سیر کرتے ہوئے تمام آسمانوں اور جنت کی سیر اور دوزخ کو ملاحظہ کرنے کے

بعد لامکاں پر ربِ تعالیٰ کا سَر کی آنکھوں سے دیدار کر کے راتوں رات ہی واپس آجانے کا نام معراج ہے

💕معراج💕

قسط نمبر :3

معراج کے متعلق قرآنِ مجید کی آیتِ مقدسہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ-اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(1)

ترجمۂ کنز العرفان

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے اردگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں ، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والاہے۔

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر :1

💞معراج💞

قسط نمبر :4

معراج کے متعلق قرآنِ مجید کی آیاتِ مقدسہ

سورۃ النجم شریف کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ بھی معراج کے متعلق نازِل ہوئیں
جمہور علماء کرام کا یہی مذہب ہے کہ ان آیاتِ مبارکہ میں جو رویت کا ذکر ہے وہ رویتِ الٰہی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰی(1)
اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اُترے۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰی(2

تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰیﭤ(3)اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی(4)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔وہ تو نہیں مگر وحی جو اُنھیں کی جاتی ہے۔

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی(5)ذُوْ مِرَّةٍؕ-فَاسْتَوٰی(6)

انھیں سکھایا سخت قوتوں والے طاقتور نے پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا۔

وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰیﭤ(7)

اور وہ آسمانِ بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی(8)فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی(9)

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا۔ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰیؕ(10)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی(11)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی(12)وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی(13)عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی(14)

تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑ تے ہو۔اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا۔سِدْرَةُ الْمُنْتَہٰی کے پاس۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیؕ(15)اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی(16)مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی(17)

اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی(18)

بے شک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں

💞معراج💞

قسط نمبر :5

معراج کے متعلق حدیثِ مبارکہ

معراج کے متعلق قرآنِ مجید کی آیاتِ مقدسہ

بخاری شریف

حدیث نمبر: 3887

(مرفوع) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ قال:" بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ , وَرُبَّمَا قال: فِي الْحِجْرِ , مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ، فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ، قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ , وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي , ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي , ثُمَّ حُشِيَ , ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ، فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ: هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ، قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ , فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ , قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ , فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ , وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ , قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ , قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ , جَاءَ فَفَتَحَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى , وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى , وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا , فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ , قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ

فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ , فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ , فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ , فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ , فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى، قِيلَ: لَهُ مَا يُبْكِيكَ، قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي , ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ , فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ، قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ , ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى , فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ , وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ، قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ , وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ , وَالْفُرَاتُ , ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ , ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ , وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ , وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ , فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ , ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً

كُلَّ يَوْمٍ , فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ، قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ , وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ , فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ , فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ , فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ , فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: مِثْلَهُ , فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ , فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ , فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ , فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ، قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ , فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي".

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے بیان کیا، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا۔ بعض دفعہ قتادہ نے حطیم کے بجائے حجر بیان کیا کہ میرے پاس ایک صاحب (جبرائیل علیہ السلام) آئے اور میرا سینہ چاک کیا۔ قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک۔ میں نے جارود سے سنا جو میرے قریب ہی بیٹھے تھے۔ پوچھا کہ انس رضی اللہ عنہ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ حلق سے ناف تک چاک کیا (قتادہ نے بیان کیا کہ) میں نے انس سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کے اوپر سے ناف تک چاک کیا، پھر میرا دل نکالا اور ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا، اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد ایک جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید! جارود نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوحمزہ! کیا وہ براق تھا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس کا ہر قدم اس کے منتہائے نظر پر پڑتا تھا (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبرائیل مجھے لے کر چلے آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ اس پر آواز آئی (انہیں) خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں وہ، اور دروازہ کھول دیا۔ جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا، جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کے جد امجد آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے۔ میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا: خوش آمدید نیک بیٹے اور نیک نبی! جبرائیل علیہ السلام اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے وہاں بھی دروازہ کھلوایا آواز آئی کون صاحب آئے ہیں؟ بتایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کوئی صاحب بھی ہیں؟ کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا کیا آپ کو انہیں بلانے کے لیے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر آواز آئی انہیں خوش آمدید۔ کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام موجود تھے۔ یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا

جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! یہاں سے جبرائیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ جبرائیل۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا کیا انہیں لانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ اس پر آواز آئی انہیں خوش آمدید۔ کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، دروازہ کھلا اور جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا: خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ جبرائیل! پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں کہا کہ انہیں خوش آمدید۔ کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ! اب دروازہ کھلا جب میں وہاں ادریس علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید پاک بھائی اور نیک نبی۔ پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا کہ انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں اب آواز آئی خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، یہاں جب میں ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب کے بعد فرمایا

خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! یہاں سے لے کر مجھے آگے بڑھے اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ بتایا کہ جبرائیل، پوچھا گیا آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب بھی آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ پھر کہا انہیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ۔ میں جب وہاں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے، میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بھائی! جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں اس پر رو رہا ہوں کہ یہ لڑکا میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا لیکن جنت میں اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ ہوں گے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر ساتویں آسمان کی طرف گئے اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لیے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں۔ کہا کہ انہیں خوش آمدید۔ کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، میں جب اندر گیا تو ابراہیم علیہ السلام تشریف رکھتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے جد امجد ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید نیک نبی اور نیک بیٹے! پھر سدرۃ المنتہیٰ کو میرے سامنے کر دیا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام حجر کے مٹکوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو

ظاہری۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں، نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے بیت المعمور کو لایا گیا، وہاں میرے سامنے ایک گلاس میں شراب ایک میں دودھ اور ایک میں شہد لایا گیا۔ میں نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہی فطرت ہے اور آپ اس پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی! پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا کس چیز کا آپ کو حکم ہوا؟ میں نے کہا کہ روزانہ پچاس وقت کی نمازوں کا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا لیکن آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ اس سے پہلے میرا واسطہ لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جائیے اور اپنی امت پر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں دوبارہ حاضر ہوا اور تخفیف کے لیے عرض کی تو دس وقت کی نمازیں کم کر دی گئیں۔ پھر میں جب واپسی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پھر وہی سوال کیا میں دوبارہ بارگاہ رب تعالیٰ میں حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی دس وقت کی نمازیں کم ہوئیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور تو انہوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس مرتبہ بھی بارگاہ رب تعالیٰ میں حاضر ہو کر دس وقت کی نمازیں کم کرائیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے پھر گزرا انہوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا پھر بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا تو مجھے دس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا میں واپس ہونے لگا تو آپ نے پھر وہی کہا اب بارگاہ الٰہی میں حاضرہوا تو روزانہ صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم باقی رہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے دریافت فرمایا اب کیا حکم ہوا؟ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ فرمایا کہ آپ کی

امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی میرا واسطہ آپ سے پہلے لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے۔ اپنے رب کے دربار میں پھر حاضر ہو کر تخفیف کے لیے عرض کیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب تعالیٰ سے میں بہت سوال کر چکا اور اب مجھے شرم آتی ہے۔ اب میں بس اسی پر راضی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو ندا آئی ”میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا

💞معراج💞

قسط نمبر :6

معراج کیوں کروائی گئی

اللہ پاک کا ایک نام حکیم بھی ہے اور حکیم کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے
اسی طرح اللہ کے اس کام میں بھی کروڑوں حکمتیں پوشیدہ ہیں

چند حکمتیں جو علماء نے بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔۔۔

💞1:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کی طرف سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا آپ علیہ السلام پر بہت مظالم ڈھائے گئے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 💞غمگین

تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو تسلی دینے کے لئے معراج کروائی

2:تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 💞 امام الانبیاء ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی اقتداء میں انبیاء کو نماز پڑھا کر اس بات کو عملی طور پر ثابت فرمایا۔

💞معراج💞

قسط نمبر :7

معراج کیوں کروائی گئی

3:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 💞 کو اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کا مالِک بنا کر بھیجا زمین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 💞 نے بے شمار مرتبہ اپنی مِلک کا اظہار فرما کر تصرف فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ میرا حبیب اپنی آسمانی سلطنت کو بھی ملاحظہ فرمائیں اسی لئے معراج کروائی گئی۔

4:تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ کی وحدانیت کا پرچار کیا مگر کسی نے دیکھا نہیں تو قدرت نے چاہا کہ کسی ایک کو ایمان بالغیب سے عین الیقین عطا فرمایا جائے

💞معراج💞

قسط نمبر :8

معراج کیوں کروائی گئی

5: چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ✨ نے روزِ قیامت شفاعت فرمانی ہے ،بلکہ بابِ شفاعت بھی آپ علیہ السلام نے کھولنا ہے

روزِ قیامت آپ علیہ السلام پورے عزم و استقلال سے شفاعت کرسکیں اور قیامت کی ہولناکی آپ علیہ السلام پر طاری نہ ہو

اس لئے معراج کروائی گئی اور سب کچھ آپ علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا.

6:وحی کی کئی اقسام ہیں اس میں سے سب سے اعلیٰ قسم یہ ہے کہ اللہ بِلا واسطہ کلام فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم💞 سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے فقط آپ کو سب سے افضل وحی سے نوازنے کے لئے معراج کروائی گئی.

💕معراج💕

قسط نمبر :9

ایک اشکال اور اس کا ازالہ:

معراج کے متعلق جو حدیثِ پاک قسط نمبر 5 میں نقل کی گئی اس طرح
ہم اور بھی روایات سنتے ہیں مگر ان روایات میں تو خواب کا ذکر ہے
تو کیا یہ معراج خواب میں ہوئی؟

جواب:

💕واضح رہے، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ایک
مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ ہوئی مگر بیداری میں ہونے والی معراج
فقط ایک ہی تھی

اگر معراج بیداری میں نہ ہوتی تو اس معاملے پر کفار کو کوئی
اعتراض نہ ہوتا کیونکہ خواب کو جھٹلانا بنتا ہی نہیں

اور آیتِ قرآنی میں بھی لفظِ عبد ہے نہ کہ روح اور یہ واضح بات ہے کہ خواب میں بندے کا جسد کہیں نہیں جاتا جس کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ فلاں عبد (بندہ) فلاں جگہ لیٹا ہوا ہے

مگر یہاں فرمایا کہ ہم اپنے بندے کو لے گئے

ان شاءاللہ آئندہ اقساط میں ہم مزید دلائل دیں گے کہ معراج حالتِ بیداری میں ہوئی

💞معراج💞

قسط نمبر :10

ان شاءاللہ عزوجل آج سے اگلی اقساط میں ہم واقعۂ معراج کے معاملات کو تفصیلاً بیان کریں گے

معراج شریف اعلانِ نبوت کے گیارہوں سال،ہجرت سے دو سال پہلے مکہ میں مشہور اور جس قول کو علماء نے ترجیح دی اس کے مطابق 27 رجب المرجب کی سہانی رات کو ہوئی

آپ علیہ السلام اس وقت اپنی چچا زاد بہن امِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر محوِ استراحت تھے یعنی سو رہے تھے.

💞معراج💞

قسط نمبر :11

جبرائیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور آقا علیہ السلام کو وہاں سے ادب کے ساتھ اٹھایا اور حطیمِ کعبہ میں لٹا دیا

ابھی آپ علیہ السلام نیند کی آغوش سے مکمل اٹھے نہیں تھے کہ جبرائیل علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور آپ علیہ السلام کے سینہ پر انوار کو ہنسلی کی ہڈی سے لے کر پیٹ کے نیچے تک چاک کیا اور قلبِ اطہر کو باہر نکالا پھر ایک ایمان و حکمت سے بھرا ایک سونے کا تھال لایا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم💞 کے قلب مبارک کو آبِ زم زم سے غسل دیا اور ایمان و حکمت بھر کر اس کی جگہ رکھ دیا۔

واضح رہے یہ شقِ صدر کا واقعہ چوتھی مرتبہ پیش آیا اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم💞 کا تین مرتبہ شقِ صدر ہوا بھی

جس کا نشان آپ علیہ السلام کے سینۂ مبارک پر موجود تھا۔

💞معراج💞

قسط نمبر :12

کی بارگاہ میں ایک 💞اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سواری پیش کی گئی

جس کی چند خصوصیات یہ ہیں

یہ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ایک جانور تھا جس کا رنگ سفید تھا،اس پر زین کسی ہوئی اور لگام ڈلی ہوئی تھی، جہاں تک اس کی نظر جاتی وہاں یہ اپنا اگلا قدم رکھتا،اوپر چڑھتے وقت اس کے ہاتھ چھوٹے ہوجاتے اور پاؤں بڑے ہوجاتے اور نیچے اترتے وقت ہاتھ بڑے ہوجاتے اور پاؤں چھوٹے جس کی وجہ سے سوار کو مشکل پیش نہ آتی اور وہ برابر سطح پر بیٹھا رہتا۔

💞معراج💞

قسط نمبر :13

اب س کے بعد اگلا سفر بیت المقدس (مسجدِ اقصیٰ)کی جانب شروع ہوا

اس سفر میں سیدنا جبرائیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے ہمراہ تھے

پہلے ایک جگہ پر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ
آپ نماز ادا فرمایے آپ علیہ السلام نے 💞صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہاں اتر کر نماز ادا کی پھر عرض کی آپ کو معلوم ہے کہ یہ کون سی جگہ ہے؟ یہ طیبہ (مدینہ شریف) ہے اس کی طرف آپ کی ہجرت ہوگی

پھر ایک دوسری جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ
یہاں نماز ادا فرمایے رسول اللہ صلی اللہ 💕صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے وہاں نماز پڑھی تو جبرائیل علیہ السلام نے 💕علیہ وآلہ وسلم
عرض کی کہ یہ طورِ سینا ہے (کوہِ طور یعنی وہ پہاڑ جہاں موسیٰ
علیہ السلام اللہ سے ہم کلام ہوتے تھے)

پھر جبرائیل علیہ السلام نے ایک تیسری جگہ پر نماز ادا کرنے کا
نے نماز پڑھی تو 💕عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
یہ بیتِ لحم ہے 💕وسلم

جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔

(فیضانِ معراج بحوالہ نسائی خلاصۃ)

💕معراج💕

قسط نمبر :14

مزید آگے کی 💕اب اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جانب بڑھے اب راستے میں آپ علیہ السلام نے کچھ ملاحظہ فرمایا

آپ علیہ السلام نے دنیا کو ایک بوڑھی عورت کے روپ میں دیکھا
اور آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ دنیا کی عمر اُتنی ہی رہ گئی
ہے جتنی اس عورت کی

آپ علیہ السلام کو راستے میں شیطان بھی نظر آیا جس نے آپ علیہ السلام کو هَلُمَّ یا محمد کہہ کر اپنی جانب مائل کرنا چاہا مگر جبرائیل علیہ السلام کے عرض کرنے پر آپ علیہ السلام آگے بڑھ گئے

پھر انبیاء کرام علیہم نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا آپ علیہ السلام نے ان کے جوابات مرحمت فرمائے

وہ انبیاء کرام سیدنا ابراہیم و موسیٰ و عیسی علیھم السلام تھے

پھر آپ علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا کہ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام اپنی قبر مبارکہ میں نماز ادا فرما رہے ہیں

اس حدیث کو کئی کتب احادیث میں نقل کیا گیا

روایت کے الفاظ:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ»

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

💕معراج💕

قسط نمبر :15

اسی طرح کے عجائبات ملاحظہ فرمانے کے بعد آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم💕بیت المقدس (مسجد اقصیٰ)تشریف لے گئے

آپ علیہ السلام بابِ یمانی کی طرف سے داخل ہوئے اور اپنی سواری اسی جگہ پر باندھی جس جگہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام باندھا کرتے

آپ علیہ السلام کی شان کے ظہور کے لئے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پہلے سے ہی وہاں پر حاضر کیا گیا تھا،اب تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم💕کو خوش آمدید کہا

اور آپ علیہ السلام کو نماز کے لئے عرض کیا

پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کا ہاتھ مبارک پکڑ کر آپ علیہ السلام کو امامت کی جگہ پر کھڑا کردیا

اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تمام انبیاء علیہم السلام کی امامت کروائی یہاں اس سفر کا ایک عظیم مقصد پورا ہوگیا

شرق و غرب،شمال و جنوب

اوپر والوں اور نیچے والوں

سب نے دیکھ لیا کہ اللہ کے حبیب کی شان مخلوق میں سب سے بلند ہے

جتنے بھی انبیاء علیہم السلام پہلے بادشاہت کر گئے تھے

جن جن کا پہلے سکہ بھرپور چل چکا تھا

جن کی عظمت کا ستارہ سریا کی بلندی تک پہنچ گیا تھا

آج ان تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
کی امامت کو قبول فرمایا💕وسلم

گویا کہ وعدۂ میثاق کا عملی طور پر اظہار فرما رہے ہیں

اس جگہ پر ایک اور راز بھی کھلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
کا نام جو اول و آخر ہے ہے وہ کیوں ہے💕وسلم

دیکھو یارو وہ نبی جو سب سے آخر میں تشریف لائے آج وہ سب
سے اول تشریف فرما ہیں

کی شان سب سے بلند ہے 💕گویا مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مگر ظہور نبوت سے سے آخر میں ہوا اور بے شک اس آخر میں آنے
میں بھی آپ علیہ السلام کی بے شمار عظمتیں پوشیدہ ہیں

امام اعلی حضرت علیہ الرحمہ کیا خوب فرماتے ہیں:

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر،عیاں ہو معنیٰ اول آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر،جو سلطنت آگے کر گئے تھے

اور فرماتے ہیں

سب تمہاری ہی خبر تھے

تم مؤخر مبتدا ہو

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ✨

💞معراج💞

قسط نمبر :16

کو جبرائیل 💞اب اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امین علیہ السلام نے دو پیالے پیش کیے ایک شراب کا اور ایک دودھ
نے دودھ کا پیالہ قبول 💞کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا اس پر جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کی:

الحمد للہ الذی ھداک للفطرۃ لو اخذت الخمر غوت امتک

تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی
فرمائی،اگر آپ شراب کا پیالہ قبول فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
کی امت گمراہ ہو جاتی💞وسلم

(بخاری)

اس کے بعد انبیاء کرام علیہم السلام نے خطبے ارشاد فرمائے جس
میں انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ کی حمد بیان فرمائی اور رسول اللہ
کی نعت بیان کی💞صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دولہا 💞کیا کمال و شاندار منظر ہوگا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنے ہوئے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام کو خود سلطانی کر چکے جنہیں خود اعلی شانیں عطا فرمائی گئیں وہ میرے نبی کی شان بیان کر رہے ہیں

خدا ہی صبر دے جانِ پرغم،دکھاؤں میں کیونکر تمہیں وہ منظر

💞معراج💞

قسط نمبر :17

بیت المقدس کے معاملات سے فارغ ہونے کے بعد اب آسمانی سفر کی ابتداء ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 💞پہلے آسمان کی طرف بڑھے اور ہر بلندی کو پست کرتے ہوئے آن کی آن پہلے آسمان پر جا پہنچے روایت میں ہے کہ جب آقا علیہ السلام پہلے آسمان کے دروازے تک پہنچے تو باب الحفظہ پر پہنچے تو اس دروازے پر اسماعیل نامی فرشتہ مامور تھا،جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوانا چاہا تو پوچھا گیا کون ہے جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا جبرائیل ہوں،پوچھا گیا ساتھ کون ہے جواب دیا گیا محمد علیہ السلام ہیں پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے جواب دیا گیا جی ہاں اس پر کہا گیا

مرحبا به فنعم المجیء

یعنی خوش آمدید کیا ہی اچھا آنے والا ہے

پھر دروازہ کھول دیا گیا۔

💕معراج💕

قسط نمبر :18

نے پہلے آسمان پر سیدنا 💕رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آدم،دوسرے پر سیدنا یحییٰ و عیسیٰ،تیسرے پر سیدنا یوسف ،چوتھے پر سیدنا ادریس ،پانچویں پر سیدنا ہارون،چھٹے پر سیدنا موسیٰ ،ساتویں پر سیدنا ابراھیم علیہم السلام سے ملاقات فرمائی

نے ان تمام کو سلام فرمایا💕رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

💕ان تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحبا کہا اور آپ علیہ السلام کی نعت میں کلمات کہے

💕معراج💕

قسط نمبر :19

لامکاں کی سیر 💕اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس 💕کے لئے تشریف لے گئے،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جگہ جہاں این و متی ،سمت و جہت ،فوق و تحت کچھ بھی نہیں تھا
اس لا مکاں میں اللہ کا دیدار کیا

اور یہ دیدار خواب میں یا روحانی طور پر یا پردے میں رہ کر نہیں
نے اپنے سر کی 💞بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آنکھوں سے ذاتِ خدا کا دیدار کیا

اگرچہ مسئلہ رؤیت قرآنِ اول سے ہی مختلف فیہ ہے مگر جمہور
اصحاب و آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا یہی عقیدہ ہے کہ رؤیتِ الٰہی
ثابت ہے

اس دیدار میں بہت سی راز کی باتیں ہوئی اور شبِ معراج ہی نماز
فرض کی گئی

یہ نمازیں پچاس فرض ہوئیں تھی مگر بار بار سیدنا موسیٰ علیہ السلام
نے اللہ سے 💞کے مشورے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عرض کی تو مالک لم یزل پچاس سے پانچ فرض فرمادیں مگر یہ
فرمادیا کہ جو کوئی پانچ نمازیں پڑھے گا اسے پچاس کا ثواب ہی ملے
گا

ان شاءاللہ ہم آئندہ اقساط میں مسئلۂ رؤیت پر کلام کریں گے

رؤیت پر دلائل دیں گے اور اعتراضات کے جواب دیں گے

💞معراج💞

قسط نمبر :20

رؤیتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کے اعتراضات
بنیادی طور پر اس بارے دو اعتراض بنتے ہیں

نمبر:1.دنیا میں اللہ کا دیدار ممکن ہی نہیں کیونکہ اللہ پاک نور ہے اور انسانی آنکھ کو اتنی تاب کہاں کہ وہ اللہ کا دیدار کر سکے

نمبر2: دیدارِ خدا تو ممکن ہے مگر شبِ معراج ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا

ان شاءاللہ ہم بتدریج ان اعتراضات کا جواب دیں گے اور اپنے دلائل پیش کریں گے

💞معراج💞
قسط نمبر :21

صورت نمبر 1
کے تحت جو دلیل دی جاتی ہے وہ قرآن مجید کی یہ آیتِ مبارکہ ہے

لا تدرکه الابصار

نگاہیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں

اب اس آیت سے یہ مراد لینا کہ اللہ کو دیکھنا ہی ممکن نہیں تو یہ ہر گز درست نہیں کیونکہ آیتِ مبارکہ میں رویت کا انکار نہیں بلکہ ادراک کا انکار ہے

ادراک سے کیا مراد ہے؟

ادراک کا مطلب ہے احاطہ کرنا

کسی شے کے کل کو پا لینا

اور ایک جز کبھی بھی کل کا احاطہ نہیں کرسکتا

احاطہ کرنا اور ہے دیکھنا کچھ اور

بلا تشبیہ اس

مثال سے سمجھیں

ایک بہت بڑا مجمع ہے جس میں ہزاروں لوگ موجود ہے

ایک شخص اس مجمع کو دیکھ سکتا ہے مگر اس مجمع کا احاطہ نہیں کرسکتا ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ ایک وقت ہی سارے مجمع کے ایک ایک ذرے کو دیکھ لے اور جانچ لے یہ احاطہ کرنا ہے

مگر وہ اس مجمع کو دیکھ ضرور سکتا ہے جہاں تک اس کی نظر جائے وہاں تک دیکھنا ممکن ہے

اللہ جسم سے ،مکان سے پاک ہے البتہ بلا تشبیہ اس مثال سے سمجھ لیا جائے کہ اللہ کی ذات کا احاطہ انسانی آنکھیں واقعی نہیں کر سکتیں البتہ فقط دیکھنا نا ممکن نہیں وہ بالکل ممکن ہے بلکہ واقع ہے

یہی مذہب مشہور صحابی اور قرآن پاک کے عظیم مفسر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ہے:

عن عكرمة عن ابن عباس قال: رأى محمد ربه، قلت: أليس الله يقول: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ﴾؟ قال: ويحک ذاک إذا تجلى بنوره الذي هو نوره وقد رأى ربه مرتين". (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو کیسے دیکھا؟ قرآن میں تو ہے ﴿ لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ ﴾ نگاہیں اس کا حاطہ نہیں کرسکتیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "وَيْحَکَ ذَاکَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِ الَّذِيْ هو نُوْرُه"،تیرا بھلا ہو وہ تو اس طرح نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں کہ اللہ تعالیٰ کا مکمل ادراک کریں، اس کا کامل احاطہ کریں۔

💞معراج💞

قسط نمبر :22

رؤیت کا انکار کرنے والے دوسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ روایت میں ہے کہ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: «نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ

اس میں نور انی اراہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے

"وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھوں"

یزید بن ابراہیم نے قتادہ سے ، انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے اور انہوں نے حضرت ابو ذر سے روایت کی کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ آپ نے جواب دیا :’’ وہ نو ر ہے ، میں اسے کہاں سے دیکھوں!‘‘

اور اس سے انکار رؤیت سمجھا جاتا ہے

البتہ اگر ہم اس روایت کو گہرائی سے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے انکار ظاہر نہیں ہوتا

اس سے اگلی حدیث میں ہی اس کی وضاحت موجود ہے

روایت اس طرح ہے

عن عبدالله بن شقيق قال: قلت لأبي ذر: لو رأيت رسول الله لسألته، فقال: عن أي شيءٍ كنت تسأله؟ قال: كنت أسأله هل رأيت ربك؟ قال أبو ذر: قد سألته، فقال: رأيت نوراً". (مسلم)

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نے رسول اللّٰہ ﷺ کی زیارت کی ہوتی تو میں نے آپ ﷺ سے ضرور پوچھا ہوتا ، انہوں نے پوچھا :تم رسول اللہ ﷺ سے کیا بات پوچھتے ؟ میں نے کہا: میں پوچھتاکہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا ؟ تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا : یہ بات تومیں نے آپ ﷺ سے پوچھی تھی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نور کو دیکھا تھا۔

اس سے مذکورہ بالا حدیث کا معنیٰ یہ ہوا کہ میں نے جس طرف بھی دیکھا نور ہی پایا

نہ کہ یہ معنی کہ میں نور کو نہیں دیکھ سکتا تھا

بلکہ اِس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح 💕 اقرار موجود ہے اور اوپر والی روایت میں کیفیت کے بارے فرمایا گیا ہے۔

💞معراج💞

قسط نمبر :23

رؤیت کا انکار کرنے والے ایک یہ بات بھی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رؤیت کا واضح لفظوں سے انکار فرمایا

اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تو بخوبی معلوم ہونا چاہیے تھا...

اس کا جواب یہ دیا جائے گا کہ دیکھیں معراج مکہ میں ہوئی تھی جبکہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم💞 میں بعدِ ہجرت مدینہ میں آئیں

ممکن ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا تک وہ روایات نہ پہنچی ہوں

اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فقط آیتِ مبارکہ سے یہ اخذ کیا ہو کہ اللہ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا

اگر آپ رضی اللہ عنہا ان روایات سے متعارف ہوجاتی تو ضرور ان میں تطبیق فرماتی

جس طرح حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظاہر ہے

💞معراج💞

قسط نمبر :24

رؤیت کے متعلق ان تمام شواہدات ہونے کے باوجود اس کے منکر پر گمراہی و کفر کا حکم نہیں

اس کے بارے میں اہلسنت کا مؤقف مندرجہ ذیل ہے

سید الفقہاء حضرت ملاجیون علیہ الرحمہ تفسیراتِ احمدیہ میں فرماتے ہیں:

ان المعراج الی المسجد الاقصیٰ قطعی ثابت بالکتاب والی سماء الدنیا ثابت بالخبر المشھور الی مافوقه من السموات ثابت بالاحاد فمنکر الاول کافر البتۃ و منکر الثانی مبتدع مضل و منکر الثالث فاسق

ترجمہ: مسجد اقصی تک معراج قطعی ہے قرآن سے ثابت ہے اور آسمانِ دنیا تک حدیث مشہور سے ثابت ہے اور آسمانوں سے اوپر تک حدیث احاد سے ثابت ہے تو پہلے کا منکر قطعی کافر ہے اور ثانی کا منکر بد دین گمراہ ہے اور تیسرے کا منکر فاسق ہے

فتاویٰ فیض الرسول جلد 3

💕معراج💕

قسط نمبر:25

جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمانے کے بعد اور بے شمار عجائبات اور قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ❤️ واپس تشریف لے آئے

واپسی کا سفر

اس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا، واپس آتے ہوئے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانِ دنیا پر تشریف لائے اور اس کے نیچے نظر فرمائی تو وہاں گرد وغبار، شور وغوغا اور دھواں تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیَافت فرمایا : اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا : یہ شیاطین ہیں جو بنی آدم کی آنکھوں پر منڈلاتے رہتے ہیں تا کہ وہ زمین وآسمان کی بادشاہی میں غور وفِکْر نہ کر سکیں اگر یہ گرد وغبار وغیرہ نہ ہوتا تو لوگ (کائنات کے) عجائبات دیکھتے۔

مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے راستے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قُریش کے تین تجارتی قافلے بھی مُلاحظہ فرمائے۔

❤️معراج❤️

قسط نمبر:25

نے بیان 💞واقعۂ معراج کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تو کئی لوگوں کے قدم ڈگمگا گئے مگر اس موقع پر بھی صدیق 💞اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا شک و شبہ تصدیق فرمائی اور صداقت کے عظیم منصب پر فائز ہوگئے

اللہ سے دعا ہے کہ مالک ہمیں معراج کی حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

کی سچی محبت عطا 💞اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے

میرا لکھا قبول فرمائے

غلطیوں سے در گزر فرمائے

امین

معراج کی شب تو یاد رکھا پھر حشر میں کیسے بھولیں گے
عطار اسی امید پہ ہم دن اپنے گزارے جاتے ہیں

از قلم: محمد احمد رضا عطّاری